URDU

DI (H) Paper I

Dr Md. Monauwar. Alam
Dept of Urdu
R. N. College, Pandaul

Topic:- Bange Dara Ke Ashaar

"بانگ درا" کے اشعار کی تشریحات

نظم "ہمالیہ" کا بند

امتحانِ دیدۂ ظاہر کوہستاں ہے تو
پاسباں اپنا ہے تو دیوارِ ہندوستاں ہے تو
مطلعِ اول فلک جس کا ہو وہ دیواں ہے تو
سوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تو

پیش نظر بند علامہ اقبال کی مشہور نظم "ہمالیہ" کا دوسرا بند ہے۔ اس شعر میں اقبال کہتے ہیں کہ اے ہمالیہ ظاہر میں تو تو ایک پہاڑ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے تجھے ہندوستان کا محافظ بنا رکھا ہے۔ تو اس قدر اونچا ہے کہ اگر کوئی بھی انسان تیری اونچائی کو دیکھے تو اس کے دل میں تیری عظمت کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ تیری چوٹیوں پر جو برف جما رہتا ہے دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ تیرے سر پر کوئی پگڑی بندھی ہوئی ہے۔ یہ پگڑی اس قدر چمکدار ہے کہ آفتاب کو بھی شرم آتی ہے۔

نظم "تصویر درد" کا بند

نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری
یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

یہ بند اقبال کی مشہور نظم "تصویر درد" سے ماخوذ ہے۔ اس بند میں اقبال کہتے ہیں کہ دراصل یہ میری حالت زار کا نقشہ ہے جو باغ میں نظر آتا ہے۔ انہوں نے دل کھول کر اہل وطن کی نفاق پر توجہ کی ہے اور صاف لفظوں میں متنبہ کیا ہے کہ اگر تم نے آنے والی مصیبت کا اندازہ کرکے آپس میں اتحاد قائم نہ کیا تو تم مٹ جاؤ گے اور تمہاری داستان بھی داستانوں میں نہیں مل پائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اقبال نے ملک کی تبدیلیوں کے مدنظر اس نظم میں یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہماری قوم کے لوگوں میں جو انتشار ہے پھوٹ ہے وہ ہلاکت خیز ہے۔ اگر مسلمانوں نے اتحاد قائم نہیں کیا تو ایک دن ایسا آئے گا کہ اس جہان سے مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ اور اس کا ذکر اس میں باقی نہیں رہے گا۔

نظم "نیا شوالہ" کا بند

آ غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں
بچھڑوں کو پھر ملا دیں نقشِ دوئی مٹا دیں
سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ اک نیا شوالہ اس دیس میں بنا دیں

مذکورہ بالا بند اقبال کی مختصر سی نظم "نیا شوالہ" سے لیا گیا ہے۔ یہ نظم حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہے۔ اس نظم میں اقبال نے ملک کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے یکجہتی اور حب الوطنی کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ یہ نظم کا دوسرا بند ہے۔ اس میں شاعر نے ملک کے ہندو اور مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ یکجہتی میں جو طاقت ہے وہ نااتفاقی میں نہیں ہے۔ ہم لوگ اپنی غیریت مٹا کر آپس میں مل جل کر رہیں اور سبھی شکوے مٹا کر گلے مل جائیں۔ ایک دوسرے سے ہاتھ ملا کر ملک و قوم کی خدمت میں لگ جائیں۔

نظم "ہندوستانی بچوں کا گیت" کا بند

چشتی نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا
جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا
میرا وطن وہی ہے میرا ....

یہ بند اقبال کی نظم "ہندوستانی بچوں کا گیت" کا ہے۔ اس نظم کے بند میں بھی اقبال نے بچوں کے ذریعہ اپنے وطن عزیز کی خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔ بچوں کو اعتراف ہے کہ میرا ملک دنیا کے تمام ملکوں سے بہتر ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں چشتی نے پیغامِ حق کو عام کیا اور گرو نانک نے بھی واحدانیت کا سبق پڑھا ہے۔ ہمارا ملک اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ یہاں تاتاری بھی آکر بسے تھے اور عرب سے حجازی بھی یہاں آئے اور امن کا سبق پوری دنیا کو اسی سرزمین سے پڑھایا گیا۔

مختصر یہ کہ وطن کی عظمت بچوں کی زبان سے بھی ظاہر ہو رہی ہے، کیونکہ بچے تو حق اور سچ ہی بولتے ہیں۔ اقبال نے "ہندوستانی بچوں کا قومی گیت" کے ذریعہ دنیا کو اپنے وطن کی عظمت کا احساس دلایا ہے۔

Scanned with CamScanner

نظم "بچے کی دعا" کا بند

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

یہ بند علامہ اقبال کی نظم "بچوں کی دعا" کا ہے۔ اقبال ایک شاعر ہی نہیں بلکہ مفکر قوم اور ایک مصلح بھی تھے۔ ان کے دل میں جذبۂ اسلام تھا، قوم کی ہمدردی تھی، حب الوطنی تھی۔ ایک درد مند دل رکھنے والا شاعر اپنی قوم کے بچوں کو کیسے بھول سکتا ہے۔ اس لئے اقبال نے اپنی شاعری میں بچوں کو بھی مقام دیا ہے کہ اے بچو تم اپنے لئے ایسی دعا کیا کرو کہ تم پر دنیا ناز کرے۔ تم اپنے لئے یہ دعا کرو کہ تمہاری زندگی یعنی ایک بچے کی زندگی شمع کی طرح روشن اور منور رہے۔ اس کی ذات سے دنیا روشن ہو جائے اور دنیا کا اندھیرا اس بچے کے دم سے دور ہو جائے۔ ہر طرف اس بچے کی روشنی پڑے، کوئی پریشان حال نہ ہو۔ ہر طرف خوشحالی ہو۔

Scanned with CamScanner